نماز میں تسبیحات اونچی آواز سے پڑھنا

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3528

تاریخ اجراء: 01 شعبان المعظم 1446ھ / 31 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض لوگ نماز پڑھتے وقت تسبیحات وغیرہ اتنی آواز سے پڑھتے ہیں کہ جس سے ان کے ارد گرد کے ایک دو لوگ سنتے ہیں، اتنی آواز سے تسبیحات وغیرہ پڑھنا کیسا؟ اور اگر اس سے ان لوگوں کو نماز میں تکلیف ہوتی ہو تو کیا حکم ہو گا؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تسبیحات وغیرہ کو اتنی آواز سے پڑھا جائے کہ شور و غل یا اونچا سننے کا عارضہ نہ ہو، تو نمازی کے خود اپنے کان سن لیں اور اتنی آواز سے پڑھنے کی صورت میں اگر برابر والے نمازی کو بھی ہلکی ہلکی آواز پہنچے، تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ اسے آہستہ ہی کہیں گے، البتہ بعض لوگ اپنے گمان میں تو آہستہ پڑھ رہے ہوتے ہیں، لیکن اُن کی آواز تھوڑی تیز ہوتی ہے، جس کی وجہ سے دوسرے نمازیوں تک بھی آواز پہنچ رہی ہوتی ہے، جس سے انہیں نماز میں دشواری ہوتی ہے، ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن اس کی وجہ سے نماز میں کوئی حرج نہیں ہو گا، لہذا ایسے لوگوں کو چاہیے کہ تھوڑی توجہ کے ساتھ کوشش کرکے اتنی آواز ہی نکالیں کہ دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

فتاوی رضویہ میں اعلی حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "مقتدی کو سب کچھ آہستہ ہی پڑھنا چاہئے آمین ہو خواہ تکبیر، خواہ تسبیح ہو خواہ التحیات ودرود، خواہ سبحنک اللّٰھم وغیرہ۔ **آہستہ پڑھنے کے یہ معنٰی ہیں کہ اپنے کان تک آواز آنے کے قابل ہو اگرچہ بوجہ اس کے یہ خود بہرا ہے یا اس وقت کوئی غل وشور ہو رہا ہے کان تک نہ آئے** اور اگر آواز اصلاً پیدا نہ ہوئی تو صرف زبان ہلی تو وہ پڑھنا، پڑھنا نہ ہو گا اور فرض وواجب وسنّت ومستحب جو کچھ تھا وہ ادا نہ ہو گا فرض ادا نہ ہوا تو نماز ہی نہ ہوئی اور واجب کے ترک میں گنہگار ہوا اور نماز پھیر ناواجب رہا اور سنت کے ترک میں عتاب ہے اور نماز مکروہ اور مستحب کے ترک میں ثواب سے محرومی پھر **جو آواز اپنے کان تک آنے کے قابل ہو گی وہ**

غالب یہی ہے کہ برابر والے کو بھی پہنچے گی اس میں حرج نہیں ایسی آواز آنی چاہئے جیسے راز کی بات کسی کے کان میں منہ رکھ کر کہتے ہیں ضرور ہے کہ اس سے ملا ہُوا جو بیٹھا ہو وہ بھی سُنے مگر اسے آہستہ ہی کہیں گے۔(فتاوی رضویہ،ج6،ص332،رضافاؤنڈیشن،لاھور)

بہارشریعت میں صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ در مختار و رد المحتار کے حوالے سے فرماتے ہیں:”اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سُن سکیں، جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔۔۔حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعثِ تکلیف ہو، مکروہ ہے۔(بہارشریعت،ج1،حصہ3،ص544،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net